عیسائی مشنریوں کا نیا ہدف'

پاکستانی نوجوان

نصراللہ غلزئی

" دو اسلام اور دو قرآن " جیسی کتب کے مصنف نے اگرچہ اپنے ان خیالات سے رجوع کر لیا ہے' لیکن شاید انہیں معلوم بھی نہ ہو کہ عیسائی مبلغین اب یہی کتابیں' دیگر کتب اور مشاغل کے ہمراہ' پاکستان کے نوجوانوں کو گمراہ کرنے' انہیں اسلام سے برگشتہ کرنے اور عیسائی بنانے کے لئے ایک موثر ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ یہ سنسنی خیز انکشاف عیسائی مشنری اداروں اور ان کے ذیلی اداروں سے کم و بیش ڈھائی سال تک منسلک رہنے والے ایک نوجوان عاقب حبیب نے کیا ہے۔ ان کے بقول " میں بڑے صبر آزما مراحل سے گزر کر ان کے ٹھکانوں تک پہنچ سکا' جہاں بپتسمہ دیا جاتا ہے۔ جو چند تصاویر میں حاصل کر سکا ہوں' ان کے لئے کتنا وقت صرف کرنا پڑا۔ کتنی احتیاط کے ساتھ کام لینا پڑا۔ یہ کچھ میں ہی جانتا ہوں "۔

پاکستان جیسے نظریاتی ملک میں عیسائی مشنریوں کو اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں کو بھی اپنی تبلیغ کا جو مکمل حق حاصل ہے' یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ ہر سال بہت سے نوجوان' جس میں مرد و خواتین ' دونوں شامل ہیں' اسلام چھوڑ کر عیسائیت قبول کر لیتے ہیں۔ مسلمان نوجوانوں میں ارتداد کیوں پھیل رہا ہے' یہ حکومت پاکستان اور ان تمام دینی تنظیموں کے سوچنے جاننے کا کام ہے' جو دین کے نام پر سیاست کرتے ہیں یا سیاست کو دین کے تابع رکھنے کا ادعا کرتے ہیں۔

عاقب حبیب کہتے ہیں کہ عیسائی مشنری سب سے پہلا وار مسلمان نوجوانوں کے عقائد پر کرتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کے بغیر عیسائیت کی تبلیغ اور تعلیم قبول کرنے پر ان کا ذہن آمادہ نہیں ہوتا۔ اس مقصد کے لئے ابتدائی رسم و راہ پیدا کرنے کے بعد ان نوجوانوں کو متذکرہ بالا دو کتابوں کے ساتھ ساتھ ان سابق مسلمانوں کی کتابیں بھی مہیا کی جاتی ہیں' پاکستان میں جن کو اپنے پاس رکھنے پر پابندی عائد ہے۔ ان کتابوں میں بلقیس شیخ نامی ایک سابق پاکستانی مسلمان خاتون کی " آپ بیتی " بعنوان

I Dared to call him Father

بھی شامل ہے۔ یہ کتاب ۱۹۷۹ء کے دوران امریکہ میں شائع ہوئی تھی۔ پاکستان میں اس کتاب پر پابندی عائد ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انار کلی' لاہور کی ۱۹۲۶ء میں شائع کردہ کتاب " ینابع الاسلام " اسی ادارے کا ۱۹۲۹ء میں شائع کردہ کتابچہ " تحریف انجیل و صحت انجیل "۔ کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا کا کتابچہ " مسئلہ تخلیق " (۱۹۲۱ء) اسی ادارے کا کتابچہ " جنگ بدر و جنگ احد " (۱۹۱۹ء) پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کا کتابچہ " ترقی یا تنزل " (۱۹۲۹ء) اور " کتاب نخل اسلام ' مصنف دھرم پال بی اے ایڈیٹر " اندر " لاہور بھی اس لٹریچر کا حصہ ہیں۔ جس کے ذریعے مسلمان نوجوانوں کے قلب و ذہن میں شکوک کے بیج بوئے جاتے ہیں۔ غزوات کو لوٹ مار کا ذریعہ بیان کیا جاتا ہے۔ اسلام کو مطعون کیا جاتا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر سے ان کا ایمان متزلزل کیا جاتا ہے۔

عاقب حبیب نے جو ایک نوجوان سرکاری ملازم ہیں۔ ۱۹۸۶ء ۔ ۱۹۸۷ء میں جب یہ سنا کہ مسلمان نوجوانوں میں عیسائیت پھیل رہی ہے تو انہیں یقین نہ آیا کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے اسلام ترک کر سکتے ہیں' مرتد ہو سکتے ہیں ۔ لیکن حقائق تو بہرحال حقائق تھے چنانچہ انہوں نے یہ جاننے کے لئے کہ یہ ناممکن کام کیونکر ممکن ہو رہا ہے' عیسائی مشنریوں کے قریب تر جانے کی کوشش شروع کر دی اور وہ ۱۹۸۸ء میں عیسائیت قبول کرنے کے ایک نئے خواہشمند کی حیثیت سے ان تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن ابتدائی مرحلہ ایسا نہ تھا کہ انہیں عیسائیت قبول کرنے کی دعوت دی جاتی' بلکہ اس مرحلے میں انہیں متذکرہ بالا کتب اور کتابچے دیئے جانے لگے تاکہ ان کے عقائد کو متزلزل کیا جاسکے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پڑھے لکھے اور نسبتاً" غریب نوجوانوں میں عیسائیت پھیلانے کے لئے بڑے غیر محسوس انداز میں مخصوص لوگوں کو ہی اجازت دی جاتی ہے۔ مقصد بڑا واضح ہے اور وہ یہ کہ مسلمان ' جو آبادی کی غالب اکثریت ہیں' برہم نہ ہونے پائیں۔ گوجرانوالہ میں کرسچن ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کا ایک ٹیچر نذیر سردار ایسے ہی مخصوص افراد میں شامل ہے۔ " میرا (عاقب حبیب کا) پہلا رابطہ بھی نذیر سردار سے ہی ہوا تھا۔

اس نے میری یہ خواہش جاننے کے بعد کہ میں عیسائیت کی تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہوں ' مجھے " دو اسلام " نامی کتاب دی۔ اس کے بعد وقتاً" فوقتاً" ایسی کتابیں اور کتابچے دیئے جاتے رہے' جن کا مقصد میرے عقائد کو مجروح کرنا تھا۔ قرآن و حدیث اور نبوت پر میرے ایمان کو کمزور کرنا تھا۔ میری طرح چند اور نوجوان بھی نذیر سردار کے پاس اسی مقصد کے لئے آتے جاتے تھے "۔ نذیر سردار کا کام مسلمانوں نوجوانوں کے اعتماد اور یقین کو متزلزل کر کے آگے بڑھانا ہے۔ چنانچہ جن نوجوانوں پر اسے یہ اعتماد ہو جاتا تھا کہ اب ان کا ایمان کمزور ہو چکا ہے اور وہ عیسائیت کی جانب راغب ہو چکے ہیں تو وہ انہیں پادری رفیق اور سکندر الماس کے سپرد کر دیتا تھا۔ انہی دو اصحاب کا ایک اور ساتھی ' ایک غیر ملکی مارکس بھی ہے جو گوجرانوالہ میں عیسائیت پھیلانے کے ساتھ ساتھ قالینوں کا کاروبار بھی کرتا ہے۔ یہ گروہ اپنے باقاعدہ اجلاس میں ان نوجوانوں کا انتخاب کرتا ہے' جنہیں عیسائی بنانے کے لئے دوسرے مرحلہ میں داخل کرنے کے قابل سمجھا جاتا ہے۔ اس دوران میں ان نوجوانوں کو جہاں عیسائیت کی تعلیمات سے آگاہ کیا جاتا ہے وہاں انہیں ان عیسائی معاشروں کی تہذیبی اقدار کی جھلکیاں بھی دکھائی جاتی ہیں جو یورپ اور امریکہ میں عام طور پر دیکھی جا سکتی ہیں۔ ان نوجوانوں کو ایک طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کی عکاسی کرنے والی فلمیں دکھائی جاتی ہیں اور دوسری جانب انہیں بلیو پرنٹ بھی دکھائے جاتے ہیں۔ انہیں عیسائی لڑکیوں سے شادی کی پیشکش بھی کی جاتی ہے اور پاکستان سے باہر یورپ اور امریکہ بھجوانے کے سبز باغ بھی دکھائے جا[illegible]

دوسرے مرحلے کے اختتام پر جن نوجوانوں کو منتخب کیا جاتا ہے' انہیں زیادہ " بے تکلف " ماحول مہیا کر دیا جاتا ہے۔ اس کے سامنے اسلام پر' احادیث پر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت پر کڑی تنقید کی

جاتی ہے۔ جب یہ محسوس کر لیا جاتا ہے کہ اب وہ اگلے مرحلے کے لئے تیار ہو چکے ہیں۔ ان کی رگ حمیت اسلام کے نام پر پھڑکنا بند ہو گئی ہے تو انہیں لاہور بھیج دیا جاتا ہے۔

عاقب حبیب کے بقول " لاہور میں ان کا میزبان عام طور پر اشرف پال ہوتا ہے۔ یہ صاحب ماڈل ٹاؤن میں رہتے ہیں، پہلے مسلمان تھے لیکن تیس پینتیس برس پہلے عیسائی ہو گئے تھے۔ پنجاب بھر سے چیدہ چیدہ نوجوانوں کو ان کے پاس ایک ماہ تک ٹھہرایا جاتا ہے۔ یہاں نوجوانوں کو وہ کچھ سکھایا اور بتایا جاتا ہے جو اس سے قبل وہ فلموں میں دیکھ چکے ہوتے ہیں، انہیں بتایا جاتا ہے کہ ان کے مذہب میں شراب پینے، عورتوں سے دوستی کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ شراب کا حصول ان کے لئے ممکن بنا دیا جاتا ہے۔ نوجوان لڑکیوں کے ساتھ گپ شپ کے مواقع مہیا کئے جاتے ہیں۔پادری اسماعیل کے گھر پر عیسائیت کی تبلیغ کے لئے لیکچر ہوتے ہیں۔ یہ صاحب بھی کسی زمانے میں مسلمان ہوا کرتے تھے۔ان لیکچروں میں لڑکے لڑکیاں دونوں شریک ہوتے ہیں، ایسا ہی ایک تبلیغی مرکز ایف سی کالج کے اندر بھی موجود ہے۔ ان مراکز میں بلقیس شیخ کی آپ بیتی، اور ایسے ہی دیگر لٹریچر کی جو انگریزی زباں میں ہوتا ہے۔ اردو میں ترجمہ کر کے تعلیم دی جاتی ہے۔

عیسائیت کی تبلیغ کے حوالے سے

Operation and Mobilisation Team

جسے مختصراً" او ایم ٹیم کہا جاتا ہے۔ " النور " منزل میں مقیم رہتی ہے۔ جن زیر تربیت نوجوانوں کے متعلق یقین ہو جاتا ہے کہ وہ اب ان مشنریوں اور پادریوں کی مکمل گرفت میں ہیں کسی اور طرف نہیں جاسکتے، صرف انہیں ہی النور منزل بھیجا جاتا ہے۔ یہاں زیادہ تر غیر ملکی لڑکے اور لڑکیاں جمع ہوتے ہیں جو مختلف ممالک سے تبلیغ کی خاطر پاکستان آتے ہیں۔ ان غیر ملکی لڑکے لڑکیوں کو دیہات میں بھیجا جاتا ہے تو ان کے ہمراہ عیسائیت قبول کرنے والے ان زیر تربیت نوجوانوں کو بھی بھیجا جاتا ہے۔ یہ نوجوان سدھائے ہوئے جانوروں کی طرح شہر سے دیہات کی جانب تبلیغی ٹیموں کے ساتھ جاتے ہیں اور پھر واپس شہر لوٹ آتے ہیں۔ اس تجربے اور تربیت پر جو نوجوان پورے اترتے ہیں، انہیں عیسائیت قبول کرنے کا اہل قرار دے دیا جاتا ہے۔ جس کے بعد انہیں مسلم ٹاؤن [illegible] جاتا ہے، جہاں انہیں بپتسمہ دیا جاتا ہے، " بپتسمہ " دینے کے بعد انہیں ایک سند دی جاتی ہے، جس کے بعد انہیں عیسائی تسلیم کر لیا جاتا ہے۔

ان تمام مراحل سے گزر کر عیسائی ہونے والوں کے ساتھ کئی وعدے ایفا بھی کر دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً " ان کی شادی کرا دی جاتی ہے، چند ایک کو، سب کو نہیں، بیرون ملک بھی بھجوا دیا جاتا ہے۔ بیرون ملک جانے والے اور وہ جن کی شادی ہو جاتی ہے، دوسروں کے لئے چارہ بن جاتے ہیں کہ اگر وہ عیسائیت قبول کر لیں تو انہیں بھی یہ " مراعات " مل سکتی ہیں۔

جو نوجوان عیسائیت قبول کر لیتے ہیں، جنہیں عیسائی تسلیم کر لیا جاتا ہے، ان پر پابندی عائد کر دی جاتی ہے کہ وہ ایک سال تک خود کو مسلمان ظاہر کریں گے، اپنے عیسائی ہونے کا اعلان نہیں کریں گے۔ ان سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ مسلمان نوجوانوں کو عیسائیت کی جانب مائل کریں۔ جو نوجوان تین چار مسلمان

نوجوانوں کو عیسائیت کی جانب مائل کرنے میں کامیاب ہو جائے اسے کسی عیسائی لڑکی کے ساتھ شادی کرنے کا اہل سمجھا جاتا ہے۔ جس کے بعد انہیں مختلف مقامات پر آباد کر دیا جاتا ہے اور پھر یہ جوڑا ' اپنے ساتھیوں ' دوستوں اور دیگر لوگوں میں بیان کرنا شروع کر دیتا ہے کہ ان کے قریب آنے والوں کو بڑے بڑے لوگوں سے ملایا جائے گا۔ انہیں امریکہ ' برطانیہ ' یا کسی اور یورپی ملک میں بھجوادیا جائے گا۔

عاقب حبیب نے بتایا کہ بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی مسلمان قبول عیسائیت سے پہلے مختلف مرحلوں میں سے گزرتا ہوا تھک کر علیحدہ ہو جاتا ہے یا ان کی تبلیغ سے برگشتہ ہو کر بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر وہ ابتدائی مرحلے میں ہو تو اس کی چنداں پروا نہیں کی جاتی۔ اگر وہ آخری مراحل میں ہو تو اسے خاموش رکھنے کے لئے ہر قسم کی دھمکیاں دی جاتی ہیں اور مراعات بھی پیش کی جاتی ہیں۔ انہیں بلیک میل کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ ان کے خلاف مالی دباؤ کا حربہ بھی استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ ان کے پاس سارا حساب ہوتا ہے کہ راہ فرار اختیار کرنے والے نوجوان کو کتنی مالی امداد دی گئی تھی' مختلف مقامات پر جب زیر تربیت تھا اس پر کتنا خرچ کیا گیا تھا۔

عاقب حبیب نے کہا : " میری معلومات کے مطابق اسلام دشمن لٹریچر میں تازہ ترین اضافہ سلمان رشدی کی کتاب " Satanic Verses " ہے' اس کا اردو ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ جہاں تک لڑکیوں کا تعلق ہے تو انہیں بھی کم و بیش اسی نوعیت کی مراعات پیش کی جاتی ہیں جو لڑکوں کو پیش کی جاتی ہیں۔ یہ لڑکیاں بھی لڑکوں کی طرح عام طور پر غریب گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ لاہور اور گوجرانوالہ میں جتنے نوجوان عیسائیت قبول کرتے ہیں' ان میں ساٹھ فیصد لڑکے اور چالیس فیصد لڑکیاں ہوتی ہیں "۔

عاقب حبیب سے دریافت کیا گیا کہ عیسائیت قبول کرنے والے جن نوجوانوں کو جن بیرونی ممالک میں بھیجا جاتا ہے کیا ان میں بھارت بھی شامل ہے تو انہوں نے جواب دیا : یقیناً" ـــــــ اوپر جن حضرات کا میں نے ذکر کیا ہے ان میں سے ایک صاحب تو آئے دن بھارت جاتے رہتے ہیں۔ وہ نئے عیسائی نوجوانوں کو اپنے ہمراہ لے جاتے ہیں اور انہیں الگ سے بھی بھیجتے ہیں۔ ان کے بھارت کی خفیہ ایجنسی را سے بھی روابط ہیں۔ اور اس نوعیت کے روابط رکھنے والے پاکستان میں دو سمتوں میں کام کر رہے ہیں۔ اول یہ کہ پاکستان میں اسلامی قانون نافذ نہ ہونے پائے اور دوئم یہ کہ مسلمانوں میں فرقہ بندی قائم رہے۔ تاکہ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے۔ انہی مشنریوں نے پاکستان میں " فیبا ریڈیو " بھی قائم کیا ہے۔ اگرچہ کہا تو یہ جاتا ہے کہ یہ ریڈیو عیسائیوں کی تعلیم کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اس کی نشریات تعلیمی مقاصد کے لئے ہیں۔ لیکن یہ ریڈیو خفیہ پیغام رسانی کا ذریعہ بھی ہے۔ اس ریڈیو کی بہت سی نشریات ایسی بھی ہوتی ہیں کہ عام سننے والے اسے نہیں سمجھ سکتے ۔ ان سے کوئی نتیجہ اخذ نہیں کر سکتے۔ جن مخصوص لوگوں کے لئے انہیں نشر کیا جاتا ہے' صرف وہی اسے سمجھ سکتے ہیں "۔

☆☆☆☆☆☆☆

اب آیئے ایک عیسائی رہنما جیمز صوبے خاں کے خیالات بھی ملاحظہ کیجئے انہوں نے ابھی چند روز پہلے ایک بیان میں صدر غلام اسحاق خاں' وزیر اعظم میاں نواز شریف اور قومی سلامتی کے اداروں پر زور

دیا کہ صوبائی دارالحکومت میں ۵۴ نکلس روڈ پر واقع "لاہور چرچ کونسل" نامی غیر ملکی چرچ' مشنری تنظیم کی باقاعدگیوں' بدعنوانیوں' لوٹ مار اور سرمایہ خورد برد کرنے کے علاوہ' امریکی یہودی انتظامیہ کے ایجنٹوں کی سرکوبی کی جائے۔ امریکی یہودی مشنریوں کو ملک بدر کیا جائے جو ایف سی کالج میں رہتے ہیں۔ انہوں نے لاہور چرچ کونسل کے سکرٹری وکٹر عزرایا پر ان جائیدادوں کی فروخت کرکے مال بنانے کا الزام عائد کیا ہے' جن کی خرید و فروخت پر حکومت نے پابندی عائد کر رکھی ہے۔ انہوں نے وکٹر عذرایا کے متعلق لاہور چرچ کونسل کی ایگزیکٹیو کمیٹی کے اجلاس ۸۷ ۔ ۱۹۸۶ء کی ایک نقل مہیا کی ہے' جس میں متعدد بدعنوانیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً" ای سی ۸۶۲۲۰ کے مطابق' مریدکے میں واقع جائیداد ریورنڈ جے ڈی آرتھر نے ۱۹۸۳ء میں فروخت کر دی تھی۔ اس کے بعد جے ڈی آرتھر اور وکٹر عزرایا کو جوڈیشل کمیٹی کے سامنے طلب کیا گیا تھا۔جنوری ۱۹۸۷ میں وکٹر عزرایا کوان کے رویے کے پیش نظر لاہور چرچ کونسل کی رکنیت سے محروم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز یہ بھی کہ تمام متعلقہ اصحاب اور بین الاقوامی تنظیموں کو مطلع کر دیا جائے کہ لاہور چرچ کونسل نے وکٹر عذرایا کو ناپسندیدہ قرار دے دیا ہے۔

جیمز صوبے خاں پاکستان میں مشنری کی حیثیت سے کام کرنے والے غیر ملکی عیسائیوں اور ان کے "پاکستانی ایجنٹوں" کے خلاف محاذ پر گزشتہ اٹھائیس برس سے سرگرم عمل ہیں۔ انہوں نے اپنے متذکرہ بالا بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ "حکومت نے اگر فوری طور پر اس معاملے کی سنگینی کا نوٹس نہ لیا تو مسیحی عوام ان کے خلاف راست اقدام کرنے پر مجبور ہوں گے' جس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی اور امریکی یہودی مشنریوں کو وہ خود لاہور ایئرپورٹ پر چھوڑ کر آئیں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ غیر ملکی چرچ' مشنری تنظیمیں اور فلاحی اداروں میں عموماً" امریکی یہودی' مشنریوں کے روپ میں آتے ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں مقامی مسیحیوں کی جدوجہد کے مطابق' ان غیر ملکیوں نے اپنے ہی ایجنٹوں کو کلیدی اسامیوں پر لگا دیا اور خود ان کی آڑ میں بیٹھ گئے اور اس وقت سے اپنے ایجنٹوں کو فلاح و بہبود کے نام پر سرمایہ مہیا کرکے اپنے مقاصد پورے کر رہے ہیں" ۔ ان مشنریوں کا ایک مرکز ۵۴ نکلس روڈ لاہور پر چرچ کونسل کے نام پر موجود ہے۔ دوسرا مرکز ایف سی کالج ہے' جس کی کوٹھی نمبر ۱۱ اور بعض دیگر کوٹھیوں میں بھی وہ رہائش پذیر ہیں۔ ایک اور ۶ ایمپریس روڈ پر بھی واقع ہے' جبکہ عاقب حبیب نے جن مراکز کی نشاندہی کی ہے' وہ ٹاؤن شپ' مسلم ٹاؤن' اور ٹمپل روڈ پر واقع ہے۔

جیمز صوبے خاں کے بقول' پاکستان میں ایک سو سے زائد مسیحی مشنری تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ ان میں سے بیشتر کے ہیڈ کوارٹر لاہور میں واقع ہیں۔ مکتی فوج بھی انہیں تنظیموں میں شامل ہیں' جس کے عہدیدار فوج کی طرز "جنرل" اور "کرنل" "بریگیڈیئر" وغیرہ کہلاتے ہیں۔ وہ باقاعدہ یونیفارم پہنتے ہیں۔ یہ ایک نیم فوجی تنظیم ہے۔ جہاں تک عیسائیت کا تعلق ہے تو جیمز صوبے خان' مکتی فوج کو عیسائی تسلیم نہیں کرتے۔ ان کے بیان کے مطابق عیسائی ہونے کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں۔ اول یہ کہ نومولود کو بپتسمہ دیا جائے اور دوئم یہ کہ بالغ ہونے پر "عشائے ربانی" کی رسم پوری کی جائے۔ یہ دونوں رسومات گرجا گھر میں ہوتی ہیں۔ مکتی فوج ان دونوں رسومات میں یقین نہیں رکھتی۔ پاکستان میں مکتی فوج کے علاقائی سربراہ

کرنل فرمان نام کے ایک صاحب ہیں۔ یہ تنظیم برطانیہ میں جنرل بوتھ نے قائم کی تھی' جس کا مقصد مذہب کی آڑ میں جاسوسی کرنا تھا۔ یہ لوگ مذہبی لبادے میں عوام میں گھوم پھر کر جاسوسی کرتے تھے اور حکام کو ان کی سرگرمیوں سے مطلع کرتے تھے۔ اس تنظیم میں پادری کی حیثیت حکام اور کارکنوں کے درمیان ایک رابطہ افسر کی سی ہوتی ہے۔ کرنل فرمان اوسطاً" ہر سال بھارت جاتا ہے۔ گزشتہ برس ۹۱ - ۱۹۹۰ء کے دوران وہ بھارت گیا۔ نو گھنٹے تک دہلی ایئر پورٹ پر رہا۔ جہاں اس نے اپنے کئی ساتھیوں سے ملاقاتیں کیں اور پھر وہیں سے لندن (برطانیہ) چلا گیا۔ یہ سرگرمیاں ان کے اصل مشن کی عکاسی نہیں کرتیں۔ جیمز صوبے خاں کے مطابق ' اگر کرید کی جائے تو بہت سے معاملات سامنے آجائیں گے۔

عاقب حبیب کہتے ہیں کہ او اینڈ ایم تنظیم انتہائی منظم اور خفیہ ہے۔ جس کے اکثر پروگرام پادریوں سے بھی خفیہ رکھے جاتے ہیں۔ پاکستان میں اس تنظیم کا موجودہ سربراہ جان براؤن ہے۔ اس کا ہیڈکوارٹر ایمپریس روڈ پر واقع ہے۔ اس تنظیم کے وسائل کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ اس کے ملکیتی بحری جہاز بھی دنیا کے سمندروں میں چلتے ہیں۔ اس تنظیم کے لئے کام کرنے والے غیر ملکی لڑکے اور لڑکیاں دوسرے ممالک' بالخصوص بھارت سے ہو کر آتے ہیں۔ ان میں سے اکثر یورپی خفیہ ایجنسیوں کے لئے بھی کام کرتے ہیں۔ اس تنظیم میں اسلام چھوڑ کر عیسائیت قبول کرنے والے پاکستانی بھی کام کرتے ہیں۔ پادریوں کے علاوہ ایک اقلیتی رکن قومی اسمبلی جو ڈرامے کرنے کے لئے مشہور ہیں' بھی اس تنظیم کے لئے کام کرتے ہیں ـــــــ " النور منزل " ایک ایسا ٹھکانا ہے جہاں رہنے والے نوجوانوں کا بھارت جانا معمول کی بات ہے۔ یہاں ہر جمعہ کی شام دو گھنٹے تک اجلاس ہوتا ہے' جس میں عیسائیت کی تبلیغ اور اسلام کی تکذیب کی جاتی ہے۔ عاقب حبیب کے بیان کے مطابق ' پاکستان میں مسلم نوجوانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے والوں کا تعلق صرف امریکہ برطانیہ یا دیگر یورپی ممالک سے براہ راست یا بالواسطہ ہی نہیں ہوتا' بلکہ ان میں سے بعض کا تعلق " سنگاپور سیمنری " سے بھی ہے جو ایشیا میں واقع ہے۔ (بشکریہ تکبیر)

بقیہ : امراض و علاج

(۵) جن لوگوں کے خون کا قوام گاڑھا اور غلیظ ہوتا ہے تو وہ مستقل فکر تشویش اور غم میں مبتلا رہتے ہیں۔

یہ بو علی سینا کے علمی خزانوں کے موتی آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں۔ ابھی سینکڑوں جدید تہذیب کی گرد میں دبے ہوئے ہیں جو انشا اللہ خود بخود عیاں ہوں گے تاہم شیخ کی مخصوص کتاب ادویہ قلبیہ کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ دل کے مذکورہ امراض کے لئے شیخ نے فرمایا کہ

ابریشم = مقوی قلب اور فرحت بخش ہے خمیرہ گاؤزبان اور خمیرہ ابریشم اسکے مایہ ناز مرکبات ہیں جو صدیوں سے مستعمل ہیں۔

آملہ = دل کو تفریح اور تقویت دیتا ہے کم از کم اسکا مربّٰی تو ضرور کھایا جائے۔

چھلکا سنگترہ = گرم مزاج والوں کو اکسیر ہے۔ مار ملیڈ اسی سے تیار کیا جاتا ہے۔

اوسطوخودوس = دل و دماغ دونوں کو مفید اور جسم سے تیزابی مادہ خارج کرتی ہے۔